رسائل و مسائل

انعامی بانڈس

سوال - آج کل حکومت کی طرف سے امدادی قرضوں کے تمسکات جو انعامی بانڈس کی شکل میں جاری کیے گئے ہیں، ان میں شرکت کرنا اور ان پر متوقع انعام کا حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ قمار نہیں کیوں کہ ہر شخص کی قرض کی اصل رقم بہر حال محفوظ ہے جو بعد میں ملے گی ۔ اس پر کوئی متعین شرح سے اضافہ بھی بانڈ ہولڈر کو نہیں ملتا جسے سُود قرار دیا جائے۔ براہِ کرم اس کاروبار کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے کیونکہ بہت سے لوگ اس معاملے میں خلجان کا شکار ہیں۔

جواب - انعامی بانڈس کے معاملہ میں صحیح صورتِ واقعہ یہ ہے کہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ بانڈس بھی اسی نوعیت کے قرضے ہیں جو حکومت اپنے مختلف کاموں میں لگانے کے لیے لوگوں سے لیتی ہے اور ان پر سود ادا کرتی ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلے ہر وثیقہ دار کو اس کی دی ہوئی رقم پر فرداً فرداً سود دیا جاتا تھا، مگر اب جملہ رقم کا سُود جمع کر کے اسے چند وثیقہ داروں کو بڑے بڑے "انعامات" کی شکل میں دیا جاتا ہے، اور اس امر کا فیصلہ کہ یہ "انعامات" کن کو دیئے جائیں؛ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے ، پہلے ہر وثیقہ دار کو سُود کا لالچ دے کر اس سے قرض لیا جاتا تھا۔ اب اس کے بجائے ہر ایک کو یہ لالچ دیا جاتا ہے کہ شاید ہزاروں روپے کا "انعام" تیرے ہی نام نکل آئے ، اس لیے قسمت آزمائی کر لے ۔

یہ صورت واقعہ صاف بتاتی ہے کہ اس میں سود بھی ہے، اور بروح قمار بھی۔ جو شخص یہ وثائق